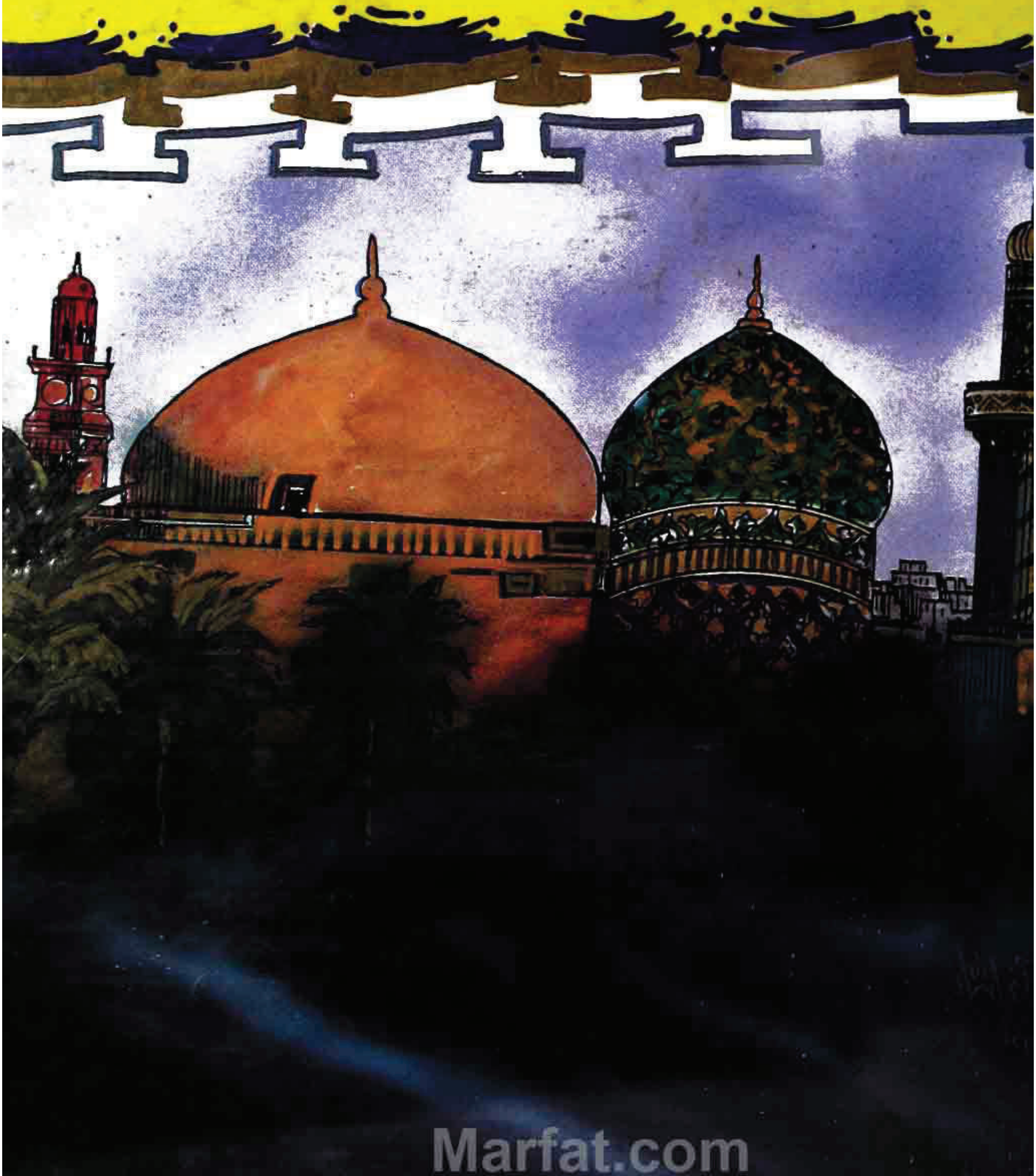
تذکرہ

سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

بہجۃ الاسرار



تذکرہ

سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

بہجۃ الاسرار

مصنّف

امام ابوالحسن الشطنوفی الشافعی
متوفی ۷۰۳ھ/۱۳۰۴ء

مترجم

مولانا حافظ پروفیسر سیّد احمد علی شاہ چشتی بٹالوی

ناشر
پروگریسو بکس ۔ ۴۰-بی ۔ اردو بازار ۔ لاہور ۲

نام کتاب :- بہجۃ الاسرار

مصنف :- امام ابوالحسن شطنوفی

مترجم :- مولانا حافظ احمد علی شاہ چشتی بٹالوی

ناشر :- میاں غلام رسول

پروگریسو بکس - 40 بی اردو بازار لاہور نمبر 2 فون : 7352795

بار اول :- جنوری 1995ء

مطبع :- گنج شکر پرنٹرز' لاہور

قیمت :- 225 روپے

تب آپ نے تیر پھینکا وہ ایک درخت میں لگا۔ جو آپ کے سامنے تھا۔ آپ میں اور اس میں چار گز کا فاصلہ تھا۔ آپ نے کہا کہ میں نے تیر پھینکا۔ اور ظالم عامل کی گردن پر کاری لگا۔ تب میں نے تکبیر کہی۔ اور تمام لوگوں نے تکبیر کہی۔ اور کمان و تیر کا مالک کھڑا ہو گیا۔ اور دونوں کو لے لیا۔ جب صبح ہوئی تو ہم کو خبر آئی کہ عامل اپنے مکان میں مغرب کے بعد فرش پر گھر کی چھت پر لیٹا ہوا تھا۔ کہ اس کو غیبی تیر پہنچا۔ معلوم نہیں کہاں سے آیا تھا۔ اس کی گردن کو لگا۔ جس سے وہ ذبح ہو گیا اور مر گیا۔

خبر دی ہم کو ابو الحسن علی بن ازدمر نے کہا کہ میں نے اپنے شیخ ابا زکریا یحیٰی بن یوسف صرصری سے سنا کہا کہ یعقوبا میں ایک باغ تھا۔ جس کا پانی کڑوا تھا۔ اس میں نہ کوئی پھل دار درخت ہوتا تھا۔ نہ اس زمین میں کوئی کھیتی ہوتی تھی۔ وہ باغ بالکل بیکار پڑا تھا۔ وہاں کے رہنے والے شیخ علی بن ادریس کی خدمت میں آئے۔ اور آپ سے درخواست کی کہ ان کے لئے برکت کی دعا مانگیں۔ پس آپ اس میں آئے اور وہاں پر وضو کیا۔ دو رکعت نماز پڑھی۔ اور ان کی برکت کے لئے دعا مانگی اور پھر اس میں کھیتی اگ آئی۔ اور درخت پھل دار ہو گئے۔ اور عمدہ ہوئے۔ اور برکت ہو گئی۔

وہ ابو محمد ہیں جن کو ابو الحسن علی بن زکریا بن ادریس روحانی یعقوبی کہتے تھے۔ روحا ایک گاؤں یعقوبا کے قریب ہے۔ اور ادریس ان کے دادا ادریس کی طرف نسبت ہے۔ آپ آخر ماہ ذ۔ حقعد ۶۱۹ھ میں یعقوبا میں فوت ہوئے اور اگلے دن کی صبح کو اس کی رباط میں دفن کئے گئے۔

شیخ علی بن وہب سنجاری

یہ شیخ بڑے مشائخ اور بڑے عارف بڑے آئمہ صادقین زمانہ کے مشہور تھے۔ صاحب فتح روشن کشف جلی قدر بلند کرامات ظاہرہ۔ افعال خارقہ احوال جلیلہ انفاس نفیسہ مقامات میں بلند طور والے تھے۔ معارف میں ان کا محل اعلیٰ تھا۔ حقائق میں ان کا ہاتھ لمبا تھا۔ علوم میں قدم راسخ تھا۔ تمکین میں ان کا مکان مضبوط تھا۔ وہ اس شان

کے ایک امام تھے۔ حال قال و ریاست جلالت میں اس شان کے بڑے عالم تھے۔ ان کے اخلاق شریفہ اور عادات لطیفہ تھے۔ ان کا زہد صادق و تواضع عظیم تھا۔ ان کے اوصاف جلیلہ تھے۔ جن سے بہت سے ابناء زمان سے متمیز تھے۔

وہ ان میں سے ایک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے موجودات میں تصرف دیا ہے۔ ان کو مغیبات کے ساتھ گویا کیا ہے۔ ان کے ہاتھ پر عادات کو بدلا ہے۔ ان کو مخلوق کے لئے ظاہر کیا ہے۔ ان کے نزدیک ان کی بڑی مقبولیت اور ہیبت وافر کر دی۔ اہل طریق کا ان کو پیشواء بنا دیا۔ مریدین مخلصین کی تربیت سنجار اور اس کے ارگرد میں ان تک پہنچی ہے۔ بڑے بڑے لوگ ان کے شاگرد ہوئے ہیں۔ جیسے ابی بکر بن عبدالحمید شیبانی جنازی۔ شیخ قیس شامی۔ شیخ جواب الکبر۔ شیخ سعد صفائی وغیرہم۔ اہل مشرق کے بہت سے لوگ ان کی طرف منسوب ہیں۔ جو کثرت کی وجہ سے شمار میں نہ آتے تھے۔ اور کہتے ہیں کہ ایسے وقت فوت ہوئے ہیں۔ کہ ان کے چالیس مرید تھے جو کہ سب کے سب اصحاب احوال تھے۔ ان سے بیان کیا گیا ہے۔ کہ جب شیخ فوت ہوئے۔ تو وہ سب ایک باغ میں جمع ہوئے۔ جو کہ ان کے حجرہ کے سامنے تھا۔ ان میں سے ہر ایک نے اس باغ میں سے ایک مٹھی سبزی کی لی۔ اس پر دم کیا۔ پھر تمام سے پھول مختلف رنگ کے ظاہر ہوئے کوئی زرد کوئی سرخ کوئی سبز کوئی ازرق کوئی سفید وغیرہم یہانتک کہ ہر ایک نے ایک دوسرے کی قدرت و تصریف کا اقرار کیا۔

برگزیدہ ہستیوں کی زیارات

شیخ وہ تھے کہ کہتے تھے مجھ کو خدا تعالیٰ نے ایک خزانہ سربمہر دیا ہے۔ اور عنقریب اس کو سربمہر اس کی طرف اس کی قوت سے لوٹاؤں گا۔ انہیں کا یہ نام ہے۔ رواالحایت یعنی فوت شدہ چیز کے لوٹانے والے۔ کیونکہ بات مشہور ہے کہ جس شخص کا حال فوت ہو جاتا۔ اور وہ شیخ علی بن وہب کے پاس آتا تو وہ اس کا حال زیادتی کے ساتھ لوٹاتے تھے۔

وہ ان دو مردوں میں سے ہیں کہ جنہوں نے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ

سے خواب میں خرقہ پہنا ہے۔ اس کی ہم کو خبر دی شیخ تقیہ نیک بخت ابو محمد عبدالحمید بن شیخ عارف ابی حفص عمر بن شیخ بزرگ ابی الفرج عبدالمجید بن شیخ پیشواء ابی بکر بن عبدالحمید بن ابی بکر سنجاری شیبانی نے خبر دی مجھ کو میرے باپ نے کہا کہ میں نے اپنے دادا شیخ ابابکر سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے سردار شیخ علی بن وہب کے ساتھ چالیس سال تک نماز پڑھی ہے۔ میں نے ان سے ان کے شروع حالات سے پوچھا تھا۔ تو انہوں نے کہا تھا کہ میں علم پڑھا کرتا تھا۔ ظاہر بدریہ کی مسجد میں عبادت کیا کرتا تھا۔

میں ایک رات سو رہا تھا۔ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا آپ نے کہا کہ اے علی مجھ کو حکم ہوا ہے۔ کہ تم کو یہ چادر پہناؤں۔ اپنی آستین میں سے طاقیہ نکالی۔ اور اس کو میرے سر پر رکھ دیا۔ جب میں بیدار ہوا۔ تو وہ چادر بعینہ میرے سر پر تھی۔ پھر چند روز کے بعد میرے پاس خضر علیہ السلام آئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ اے علی لوگوں کی طرف نکلو۔ وہ تم سے فائدہ حاصل کریں گے۔ تب میں اپنے معاملہ میں ثابت قدم ہو گیا۔ پھر میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا۔ انہوں نے بھی مجھ سے خضر علیہ السلام کی بات کہی۔ میں بیدار ہوا اور ثابت قدم ہو گیا۔ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسری رات دیکھا۔ تو آپ نے بھی مجھ کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات فرمائی۔ پھر میں جاگا۔ اور نکلنے پر پختہ ارادہ کیا۔ اور اس رات کے آخر حصہ میں سویا۔ تب میں نے حق سبحانہ تعالیٰ کو دیکھا۔ اس نے فرمایا اے میرے بندے میں نے تجھ کو اپنی زمین میں پسند کیا ہے۔ تجھ کو تمہارے تمام احوال میں اپنی روح سے مدد دی ہے۔ اور تم کو اپنی مخلوق کی طرف رحمت بنایا ہے۔ اب تم ان کی طرف نکلو۔ اور ان میں وہ حکم لگاؤ۔ جو میں نے تم کو اپنا حکم سکھایا ہے۔ ان میں وہ نشانیاں ظاہر کرو۔ جن سے میں نے تمہاری مدد کی ہے۔ پھر میں بیدار ہوا اور لوگوں کی طرف نکلا۔ تو وہ ہر طرف سے میری طرف دوڑ کر آئے۔

اور ہم کو یہ ثابت نہیں پہنچی کہ کسی شیخ کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نیند میں خرقہ پہنایا ہو اور جب وہ بیدار ہوئے ہوں تو جو خرقہ نیند میں انہوں نے پہنایا تھا وہ

بیدار ہونے کے بعد ان کے سر پر موجود ہو۔ سوائے شیخ ابی بکر بن ہوارؒ اور شیخ علی بن وہبؒ کے اور مشائخ و علماء وغیرہم کا ان کی بزرگی و احترام پر اتفاق ہے۔

اطراف سے ان کی زیارت و نذروں کا قصد کیا جاتا تھا۔ ان کا ذکر زمانہ میں مشہور ہوا۔ ان کا کلام اہل حقائق کی زبان پر بلند تھا۔ اس میں سے یہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کی معرفت مشکل ہے۔ عقل سے معلوم نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کی اصل شرع سے لی گئی ہے۔ پھر اس کے حقائق قرب کے موافق متفرع ہوتے ہیں۔ پس ایک قوم ہے کہ جس نے اس کو وحدانیت کے ساتھ پہچانا ہے۔ اور صمدانیت کی طرف انہوں نے راحت حاصل کی ہے۔ اور ایک قوم ہے کہ جس نے اس کو قدرت سے پہچانا ہے۔ پھر وہ حیران رہ گئے۔ ایک قوم ہے کہ جس نے اس کو عظمت کے ساتھ پہچانا ہے۔ سو وہ دہشت کے قدم پر جا ٹھہرے ہیں۔ انہوں نے یقین کر لیا کہ ہرگز کوئی اس کے غیب تک نہیں پہنچ سکتا۔ اور ایک قوم ہے کہ جنہوں نے اس کو غرہ الیہ کے ساتھ پہچانا ہے۔ ایک قوم ہے کہ اس نے اس کو اس کی مصنوعات سے پہچانا ہے۔ اس کے عجائبات سے دلیل پکڑتے ہیں۔ پھر انہوں نے اس کا مشاہدہ کیا۔ اس کی پیدائش و صنعت میں اور اس کو اس کے دینے اور منع کرنے سے دیکھا ایک قوم وہ ہے کہ جنہوں نے اس کو تکوین کے ساتھ پہچانا ہے۔ پھر اس نے اس کو ثبات و تکوین دی ہے۔ ایک وہ قوم ہے کہ جنہوں نے اس کو اسی سے پہچانا ہے۔ نہ اس کے غیر سے پھر ان کو اپنی آیات میں سے وہ کچھ دکھلایا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے۔ نہ کانوں نے سنا ہے۔ نہ کسی بشر کے دل پر گذری ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے۔ اس کا ارادہ کرتا ہے۔ اس کے دل میں ارادہ کو رکھتا ہے۔ پس مرید محب طالب ہے۔ اس کے دل پر شوق غالب ہے۔ غلبہ اس کی طرف کھینچنے والا ہے۔ مراد محبوب ہے۔ مطلوب اور ماخوذ ہے۔ جنات کی طرف کھینچا گیا ہے۔ اس پر شوق غالب ہے۔ کیونکہ اس نے جو طلب کیا پا لیا۔ راستہ قطع کر لیا۔ اور لپٹا۔ اپنے نفس کو دور کیا۔ اور علیحدہ کیا۔ موجودات اس کی نظر سے مٹ گئے۔ ان کو نہ دیکھا۔

زہد ایک فریضہ و فضیلت و قربت ہے۔ پس فرض تو حرام میں ہے۔ فضل متشابہ